Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 03, Issue 02, July-December 2024, PP: 01-12
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v2i2.2427
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

علامہ زین الدین محمد بن بیر علی المعروف برکلی اور ان کی تصنیفی خدمات کا تعارفی مطالعہ

The introductory study of Allama Muhammad bin Beer Ali Al Maroof Barkli and his imaginary services

Hafiza Firdous Jabeen
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, GCUF, Faisalabad, Pakistan.
firdous.gcuf@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Asghar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, GCUF, Faisalabad, Pakistan.
hafizmuhammadasghar@gcuf.edu.pk

Abstract

Allah Almighty created great personalities in the ummah of the Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him). According to their ability, all the scholars spread the Islamic light by remedying disbelief, polytheism, immorality and innovations. Allama Zainuddin Muhammad bin Bir Ali known as Berkli. He is one of the leading scholars of Hanafi jurisprudence. He was a great spiritual leader and scholar of the 10th century Hijri. He had a deep understanding of jurisprudence, beliefs, knowledge of kalaam, and vocabulary. Most of his books are related to jurisprudence. He founded a great religious school in Turkey called Berkeley. Also established. This thesis contains an introduction to Allama Berkley and his writing services. While working on this research, the written material and supporting materials have been selected very carefully and the authenticity of all references has been taken care of.

Keywords

Allama Zainuddin Muhammad bin Bir Ali, Hanafi jurisprudence, Turkey, Berkeley, Imaginary services.

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1 موضوع کاتعارف

اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں بڑی بڑی جلیل القدر شخصیات پیدا فرمائیں جنہوں نے دین اسلام کی سربلندی کے لیے اپنے اپنے دور میں گراں قدر خدمات سرانجام دی۔ حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کے نتیجے میں جن لوگوں نے دین اسلام کی دعوت کو قبول کیا وہ آپ ﷺ کے صحابہ تھے۔ان صحابہ کرام میں سے جن لوگوں نے قرآن مجید کو پڑھا اور سمجھا اور حضور کی تربیت میں رہ کر دین سیکھا وہ آپ کے بعد مرجع خلائق بن گئے۔ مذکورہ صفات کی حامل شخصیات دور رسالت کے بعد صحابہ کرام و تابعین پھر تبع تابعین ہیں اور ان کے بعد علماء اور اولیاء کرام ہیں۔ ہر علاقہ ہر بستی میں ان شخصیات کا ورود ہوا۔ جو ورثہ انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں چھوڑ کر گئے علمائے کرام اس ورثے کو لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ یہ علماء کے فرائض میں شامل ہے۔

حسب استطاعت تمام علماء نے کفر و شرک، فسق و فجور اور بدعات ضلالہ کا تدارک کر کے اسلامی نور کو عام کیا مخلوق خدا کے اقوال و افعال کی اسوۂ نبوی کی روشنی میں اصلاح فرمائی۔ان شخصیات نے تربیت افراد کے لیے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کو اپنا مقصد بنایا ۔کلمہ کا صرف زبانی ورد ہی نہیں کیا بلکہ نفی واثبات کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں کلمہ اتار دیا۔ یہ حضرات میدان فقہ میں بہت بڑے فقیہ ثابت ہوئے اور میدان تصوف میں بہت بڑے صوفیانہ افکار کے علمبردار بنے ان حضرات نے اپنے اخلاق کے بل بوتے پر عوام الناس کے ساتھ ساتھ بادشاہوں کو بھی متاثر کیا۔ انہی شخصیات میں ترکی کی ایک مشہور شخصیت علامہ زین الدین محمد بن بیر علی المعروف برکلیؒ کی ہے۔ آپ ترک النسل تھے آپ نے نا صرف دین اسلام کو آگے پھیلایا بلکہ روایتی طریقوں سے ہٹ کر دین اسلام کی تبلیغ کے لیے کوشاں رہے۔ ترک قوم کے اوصاف حمیدہ میں جہاں شجاعت و بہادری نمایاں وصف ہے وہاں ان کی مذہبی رواداری کی بھی مثال نہیں ملتی۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی رعایا کے ساتھ عدل و انصاف اور رحم دلی کا سلوک کیا اور کبھی ان کی مذہبی آزادی میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ وہاں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے امن و سکون سے اپنی زندگی بسر کی۔ ترک سلاطین اگرچہ مطلق العنان حکمران تھے جن کی اطاعت لازمی تھی۔ اور وہ رعایا کے جان ومال اور ملک کے سیاہ سفید پر کامل اختیار رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے شریعت اسلامیہ کے تحفظ اور نفاذ کو ہر چیز پر مقدم رکھا۔ ان کے بے ریا اور مخلصانہ رویوں کا اثر مفتوحہ قوموں پر بڑے مثبت انداز میں ہوا۔ اور مفتوحہ قومیں جنہیں مکمل مذہبی آزادی حاصل تھی اسلام سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرتی چلی گئیں۔

سلاطین ترکیہ نے اپنی سلطنت میں فقہ حنفی کو رواج دیا اور حنفی طریقہ پر ملکی قوانین کو مرتب کیا۔ اس دور کے حوالے سے معروف

مغربی مستشرق فلپ نے لکھا ہے کہ ترک فقہ حنفی کو دوسرے دبستانوں پر ترجیح دیتے تھے انہوں نے شام میں بھی اسی فقہ حنفی کو سرکاری درجہ دیا۔ اولین سلاطین اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر کار بند تھے اور وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ بدعت اختیار کرنے اور بدعتوں کے قریب جانے میں کیا کیا خطرے ہیں ان کے نزدیک قرآن وسنت، اجماع امت اور علماء راسخین کے اجتہادات کافی تھے۔[1]

2 علامہ زین الدین محمد بن بیر علی المعروف برکلیؒ کا تعارف

نام ونسب:

آپ کا نام زین الدین محمد بن بیر علی تقی الدین الرومی البرکوی ہے۔ (با اور کاف کے کسرہ کے ساتھ) آپ ۹۲۹ھ بمطابق ۱۵۲۱ء ترکی موجودہ ترکیہ کے علاقے الیکسر کے قصبہ میں پیدا ہوئے۔

لقب:

علامہ برکلی بہت سے القاب سے مشہور ہوئے جن میں تقی الدین، محی الدین، زین الدین، برکلی اور بعض مترجمین نے آفندی بھی لکھا ہے۔ آپ کی نسبت برکی علاقہ کی طرف منسوب ہے۔ یہ وہی شہر ہے جہاں آپ نے اپنے آخری ایام گزارے۔[2]

تعلیم وتربیت:

آپ نے ترکی کے ایک معزز گھرانے میں پرورش پائی۔ آپ کے والد محترم دولت عثمانیہ کے بہت بڑے عالم دین تھے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ اور مدینہ الیکسر کے ایک مدرسہ سے قرآن مجید حفظ کیا آپ طبعی طور پر علم کے بارے میں بہت زیادہ حریص تھے۔ آپ نے دین کی تعلیم کا شوق اپنے والد محترم سے پایا تھا آپ کے والد نے آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے استنبول کے ایک مدرسے میں بھیجا۔ جو کے سلطان محمد فاتح نے استنبول میں بنایا تھا اور یہ جامعات میں سب سے بہترین مدرسہ تھا۔ استنبول اس وقت دولۃ عثمانیہ کا دار لحکومت تھا جہاں عجل علوم میں وسیع تحقیق کروائی جاتی تھی۔ اس کے بعد آپ حضرت محی الدین اخی زادہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے شرعی علوم میں مہارت تامہ حاصل کی یہاں تک کہ اپنے ہم عصر اہل علم پر فوقیت لے گئے۔ ابتداءً آپ شاہ سلیمان کے زمانہ میں ایک فوجی قاضی عبد الرحمٰن کے ہاں ملازم رہے پھر آپ پر زہد وتقویٰ اور نیکی کے حصول کا شوق دامن گیر ہوا تو یہ شوق آپ کو شیخ عبد اللہ قرمانی کی بارگاہ میں لے گیا کچھ عرصہ آپ نے ان کی صحبت میں گزارا۔ پھر شیخ نے آپ کو شرعی علوم کو لوگوں میں عام کرنے کا مشورہ دیا۔ جس کے نتیجے میں لوگوں کی ایک کثیر تعداد آپ کے علوم وفیوض سے

مستفیض ہوئی۔ آپ کچھ وقت لوگوں کو دین کی تعلیم دیتے اور باقی کا وقت دین کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ علامہ برکوی ترکی میں دسویں صدی ہجری میں فقہ حنفی کے بہترین علماء میں شمار ہوتے تھے۔[3]

مدرسہ برکلی کا قیام:

آپ کے کثرت علم کی وجہ سے سلطان سلیمان کے ایک معلم مولانا عطاالله احمد آفندی (المتوفیٰ ۹۷۹ھ) اور آپ کے درمیان قربت پیدا ہو گئی۔ اسی تعلق کی وجہ سے مولانا عطاالله نے برکلی کے علاقہ میں آپ کے لیے ایک دینی درس گاہ قائم کی۔ اور اس درس گاہ کی تمام تر ذمہ داری آپ کے سپرد کر دی۔ اور روزانہ کے ساٹھ درہم آپ کے وظیفہ کے لیے مقرر کیے۔ دنیا بھر سے طلباء دین سیکھنے کے لیے آپ کے پاس آیا کرتے تھے اس وقت آپ جیسا کوئی عالم دین نا تھا۔ لوگوں کی کثیر تعداد نے آپ کے علم سے فائدہ اٹھایا۔[4]

تبلیغی خدمات:

علامہ برکلی اپنی زندگی کے آخری ایام میں استنبول کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں کے وزیر محمد پاشا سے ملک میں ہونے والے ظلم اور ناانصافیوں کے بارے میں بات کی۔ آپ تبلیغ میں بہت سخت تھے اس لیے آپ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے میں کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ آپ نے استنبول میں تبلیغ کا کام شروع کیا اور رعایا کے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔

وفات:

زندگی بھر دین کا کام کرنے کے بعد ماہ جمادی الاولیٰ ۹۸۱ھ بمطابق ۱۵۷۳ عیسوئ آپ اس دار فانی سے سفر آخرت کے لیے روانہ ہو گئے۔[5]

3 علماء کی نظر میں علامہ برکلی کا مقام

علامہ ابن عابدین:

مشہور مورخ سید محمد امین آفندی (المتوفیٰ ۱۸۳۶ء) جو کہ ابن عابدین کے لقب سے مشہور ہوئے۔ "رسائل ابن عابدین" میں علامہ برکوی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ بعد کی نسلوں میں سب سے بہتر علم والے، متقی، مکمل امام اور تصدیق شدہ کام کرنے والے تھے۔[6]

علامہ زرکلی:

علامہ خیر الدین زرکلی ا (المتوفیٰ ۱۹۷۶ء) پنی کتاب "الاعلام للزرکلی" میں علامہ برکوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ وہ عربی گرائمر اور مارفالوجی کا علم رکھتے تھے۔ اور دینی فرائض کے ساتھ کام کرتے تھے۔ وہ ترک النسل تھے ایک استاد تھے اور قصبہ برکی ان سے

منسوب تھا۔[7]

عمر رضا کحالہ:

مشہور مؤرخ عمر رضا کحالہ (المتوفی ۱۹۸۷ء) مصنف "معجم المؤلفین" علامہ برکوی کے بارے میں لکھتے ہیں۔ کہ وہ ایک صوفی، مبلغ، فقہی، مفسر اور حدیث کا علم جاننے والے تھے۔[8]

4 تصنیفی خدمات:

آپ نے کئی یاد گار کتب تصنیف کیں ہیں۔ آپ کی مختصر اور طویل تصنیفات کی تعداد تقریباً ۳۷ تک ہے آپ کی تصنیفات میں زیادہ تر کتب فقہ سے متعلق ہیں۔ کچھ کتب مختصر ہیں۔ حدیث، تجوید اور فقہ پر آپ کی تعلیقات بھی ہیں۔ تعلیقات سے مراد کسی کتاب میں اپنی طرف سے اضافہ کرنا۔ آپ کی تصنیفات میں "**الطریقة المحمدیه و السرة الاحمدیه** "کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ آپ کی کتب میں چند یہ ہیں۔

ا۔زیارة القبورالشرعیة والشرکیة

اس کتاب میں علامہ برکوی قبروں کی زیارات سے متعلق بیان فرماتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے کچھ قبروں کو بتوں کی طرح بنا دیا۔ لوگ وہاں نماز پڑھنے لگے اور قربانیاں دینے لگے۔ اور ایسے اعمال کرنے لگے جو اہل ایمان کے لیے مناسب نہ تھے۔ ان سب لوگوں کی اصلاح کے لیے یہ کتاب لکھی۔ کہ شریعت نے اس بارے میں کیا بیان کیا ہے۔ تاکہ جو لوگ ایمان کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور باطل سے سچائی کی تمیز کرنا چاہتے ہیں، شیطان کی چالوں سے بچنا چاہتے ہیں وہ اس کتاب سے رہنمائی حاصل کر سکیں۔[9]

2۔رسالة انقاذالهالکین

یہ رسالہ ۱۳۲۶ھ میں فلسطین سے شائع کیا گیا۔ اس کو مزید تحقیق کے ساتھ ڈاکٹر حسام الدین بن موسیٰ عفانی ایسوسی ایٹ پروفیسر اصول فقہ جامعۃ القدس نے ۱۴۲۳ھ میں شائع کیا۔ اس کتاب میں قرآن مجید کی تلاوت پر اجرت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ علامہ برکوی اس کتاب میں شواہد پر مبنی قانونی بنیاد کے ساتھ اس مسئلے پر بحث کرتے ہوئے قرآن و سنت سے اس مسئلے کی وضاحت کرنے کے بعد اس معاملے میں علماء کے بیانات کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر اپنا نقطہ نظر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

" إن ما شاع في زماننا من قراءة الأجزاء بالأجرة لا يجوز، لأن فيه الأمر بالقراءة، وإعطاء الثواب للأمر، والقراءة لأجل المال، فإذا لم يكن للقارئ ثواب لعدم النية الصحيحة،

فأنى يصل الثواب إلى المستأجر، ولولا الأجرة ما قرأ أحد لأحد في هذا الزمان، بل جعلوا القرآن العظيم مكسباً ووسيلة إلى جمع"

ہمارے زمانے میں مشہور ہو گیا ہے کہ قرات کو اجرت کے بدلے پڑھنے کا حکم ہے اور ثواب کے عطا کرنے کا بھی حکم ہے اور قرات کو مال کے لیے مخصوص کرنا جائز نہیں۔ بغیر کسی نیت کے ثواب نہیں پہنچتا کمائی کرنے والے کو۔ اور نہیں ہے اجرت اس زمانے میں کسی ایک کے لیے۔ بلکہ قرآن کو کمائی کا وسیلہ بنایا گیا ہے تمام لوگوں کے لیے۔

مصنف لکھتے ہیں کہ اگر قرآن کو پڑھنے کے لیے اجرت لی جائے تو پھر ہمارے زمانے میں جائز نہیں۔ لیکن اگر وقت کا تعین کر لیا جائے یا کوئی اپنی مرضی سے دے تو حرج نہیں۔[10]

3-ذخرالمتاهلين والنساء فی تعريف الاطهاروالدماء:

یہ خواتین کے مسائل سے متعلق کتاب ہے۔ جس میں طہارت اور ماہواری کے مسائل بیان کے گئے ہیں۔ جو کہ ہر عورت کی زندگی میں بار بار پیش آنے والے مسائل ہیں۔ اس کتاب میں نماز، روزہ، طلاق اور عدّت سے متعلق مسائل اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والے اہم احکام بھی بیان کیے گئے ہیں۔ منھل الواردین من بحار الفیض کے نام سے علامہ محمد امین بن عمر بن عبد العزیز المعروف ابن عابدین نے اس کتاب کی شرح کی ہے۔[11]

4-جلاء القلوب:

اس میں توبہ اور ردّ مظالم کو تحقیق سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ترکی زبان میں لکھی گئی۔ اس کتاب کے آخر میں فرض احکام کی وضاحت کی گئی ہے۔ موت کی صورت میں اور مرنے کے بعد کون سے اعمال فائدہ مند ہیں۔ مثلاً صدقہ، قرآن پڑھنا اور دعا کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔[12]

5-معدل الصلوةفی مسائل تعديل الاركان:

اس کتب میں فرائض کی دلیل اور اس کے ترک کرنے کے نتائج کی وضاحت کی گئی ہے۔ نماز سے متعلق مسائل کو وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔

6-الطريقة المحمديه و السيرة الاحمديه:

5 کتاب لکھنے کی وجہ:

علامہ برکلی فرماتے ہیں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں ایک ایسی کتاب تصنیف کروں جس میں سیرت احمدیہ یعنی حضور نبی کریم

ﷺ کی سنتوں اور سیرت طیبہ کے روشن پہلوؤں کی وضاحت کروں۔

"وقد أحس المؤلف أن الناس جميعهم في زمنه انقسموا إلى طائفتين : طائفة وقعوا فريسة الإفراط، وأخرى فريسة التفريط، منهم من كانوا في زمرة المتنسكين الجاهلين، ومنهم من كانوا في زمرة العالمين الغافلين، وظن كل واحد منهم أنهم يحسنون صنعاً؛ مع أنهم كانوا لا يمتون بصلة لدين الإسلام، وكانت دعاواهم جوفاء خالية عن الواقع.في ظل هذه الظروف الحرجة، والأفكار الخاطئة التي تسربت إلى نفوس الناس، أراد المؤلف أن يصنف الطريقة المحمدية والسيرة الأحمدية يقول : فأردت أن أصنف الطريقة المحمدية؛ وأحببت أن أبين السيرة الأحمدية؛ حتى يعرض عليها عمله كل سالك، فيتميز المصيب منالمخطئ، والناجي من الهالك".[13]

"علامہ برکلی اپنے زمانے کے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے محسوس کیا کہ اس زمانے کے لوگ دو گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ ایک گروہ حد سے بڑھنے والا اور دوسرا گروہ غفلت کا شکار ہے۔ ان میں کچھ لوگ جاہلوں کے گروہ میں اور کچھ جاہل علماء کے گروہ میں تھے ان میں سے ہر ایک یہ سوچتا تھا کہ وہ اچھا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان کا مذہب سے کوئی تعلق نا تھا اسلام کے دعوے دار حقیقت سے عاری تھے۔ ان نازک حالات میں لوگوں کے دلوں میں جو غلط خیالات پیدا ہو چکے تھے ان کو دور کرنے کے لیے اور لوگوں کی اصلاح کے لیے مصنف نے اس کتاب کی درجہ بندی کی مصنف لکھتے ہیں کہ میں سیرت احمدیہ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں تا کہ صحیح کو صحیح سے ممتاز کر دیا جائے۔ اللہ کی رضا اور جنت تک رسائی چاہنے والے راہ طریقت پر گامزن ہر شخص کا ظاہری و باطنی عمل اس کتاب پر پیش کی جائے۔ اور معلوم کیا جائے کہ کس کے ظاہری اور باطنی اعمال درست اور نجات دلانے والے ہیں اور کس کے اعمال غلط اور ہلاکت میں مبتلا کرنے والے ہیں۔"

علامہ عبد الغنی نابلسی (المتوفی ۱۱۴۳ھ) فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مصنف کی مراد یہ ہے کہ وہ اس کتاب میں رسول ﷺ کے وہ مبارک اعمال بیان کریں جو آپ ﷺ کی شریعت کا تقاضا ہیں اور قرآن سنت، سلف وصالحین اور ائمہ مجتہدین کے کلام سے ثابت ہیں۔ اس کتاب میں عقائد، فقہ اور تصوف کے مسائل بیان کیے گئے ہیں۔ یہ کتاب اصلاح ورہنمائی کے ساتھ ساتھ کتاب اللہ

اور سنت رسول ﷺ کی پابندی کے موضوع پر لکھی گئی اہم ترین تصنیف میں شمار ہوتی ہے۔اس کتاب میں سنت اور فرقوں میں پائی جانے والی خرابیوں کی نشاہدی کی گئی ہے خاص طور پر صوفیا کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔[14]

6 کتاب کی ترتیب وتفصیل:

علامہ محمد بن بیر علی المعرف برکلی نے اس کتاب کو تین ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب:

قرآن وسنت اور ان کے تابع اشیاء کو مضبوطی سے تھامنے اوران پر عمل کے بارے میں ہے۔اس میں تین فصول ہیں۔

دوسرا باب:

یہ باب اہم شرعی امور پر مشتمل ہے، جس میں تین فصلیں ہیں۔

تیسرا باب:

اس باب میں وہ امور بیان کئے گئے ہیں جن کے بارے میں گمان کیا جاتا ہے کہ وہ ورع وتقویٰ میں سے ہیں۔اس کی بھی تین فصلیں ہیں۔

اس کتاب میں جو چیز سب سے زیادہ قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ علامہ برکلیؒ نے ان تمام مسائل کی تائید کرنے کی کوشش کی ہے جو انہوں نے اختیار کیے۔خواہ وہ عبادات ہوں یا عقائد یا دل کی بیماریوں کی وضاحت۔ان سب کا علاج قرآن وسنت سے بیان فرماتے ہیں جس سے ان کی قرآن سنت میں گہری دلچسپی کی نشاہدی ہوتی ہے۔جیسا کہ قرآن مجید کی آیت سے متعلق وضاحت کرتے ہیں۔

"وَشِفَاء لِمَا فِي الصُّدُورِ"[15]

یعنی دلوں کی صحت؛اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اس سے مراد دلوں کو جہالت کی بیماری سے شفادینا ہے۔اور یہ اس لیے کہ دل کے لیے بدنی بیماری سے زیادہ نقصان دہ جہالت کی بیماری ہے۔اور برے اخلاق، عقائد فاسدہ اور ہلاکت خیز جہالت یہ سب دل کی بیماریاں ہیں۔ اور قرآن پاک کی تلاوت ان امراض کو دور کر دیتی ہے۔اس لیے کہ اس میں نصیحت، زجر وتوبیخ، ڈرانا، ترغیب وترہیب وغیرہ ہے اور یہی امراض قلب کے لئے دوا اور شفا ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے صدر "یعنی سینے کو خاص طور پر اس لئے بیان فرمایا کہ وہ دل کا مکان اور اس کا غلاف ہے اور دل کا مکان ہونے کی وجہ سے یہ بدنِ انسانی میں سب سے بڑھ کر عزت والا ہے۔مصنف نے دل کی بیماریوں اور ان بیماریوں سے کیا تکلیفیں ہوتی ہیں ان کی وضاحت کی ہے اور ان کا علاج بتاتے ہیں۔پھر باقی اعضاء اور ان اعضاء کا علاج قرآن سنت کی روشنی میں بتاتے ہیں۔[16]

علامہ نابلسی لکھتے ہیں کہ یہ ایک اچھی کتاب ہے۔اور ایک باوقار تحریر ہے جس میں اس کے مصنف نے فقہی مسائل کو عقائد کے

ساتھ ملایا ہے۔ علمی فوائد کو نظریاتی بصیرت کے ساتھ ملایا ہے اور اس کی تدوین میں مہارت حاصل کی ہے۔ اس کتاب میں لوگوں کے لیے نصیحت ہے اور دلوں کے غم کو دور کیا گیا ہے۔[17]

شروحات:

علامہ محمد بن بیر علی المعروف برکلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۸۱ھ) نے الطریقة المحمدیة و السیرة الاحمدیة کی تکمیل کی۔ جب یہ کتاب (الطریقةالمحمدیة) علمائے کرام کی توجہ کا مرکز بنی تو علماء نے اس کی کئی شروحات لکھیں کشف الظنون (از حاجی خلیفہؒ) میں اس کتاب کی چودہ شروحات ذکر کی گئی ہیں جن میں سے چند یہ ہیں:[18]

- الحدیقة ا لندیة شرح الطریقة المحمدیه:
- البریقة المحمدیة فی شرح الطریقة المحمدیة
- المواهب الفتحیة علی الطریقة المحمدیة از شیخ محمد بن علی بن محمد علان الصدیقی (المتوفی ۱۰۵۷ھ)
- الوسیلة الا حمدیة والزریعة السرمد یة از رجب بن احمد (المتوفیٰ ۱۰۸۷ھ)
- کنوز الرموز از محمد الزھری القیصری (المتوفیٰ ۱۱۳۰ھ)
- برهان الطریقه از محمد بن احمد بن ابراھیم بن حسن السّباح (المتوفیٰ ۱۰۸۰ھ)
- الحد یقة الندیه از محمد بن محمد الحلبی (المتوفیٰ ۱۱۰۴ھ)
- الحد یقة الندیه از حسین الجابالجہ وی (المتوفیٰ ۱۲۳۰ھ)
- کشف الا سرار از بدرالدین علی بن شیخ صدری (المتوفیٰ ۱۲۱۶ھ)

دیگر کتب:

- شرح لب الالباب فی علم اعراب للبیضاوی
- عوامل فی النحو
- دراليتم فی علم التجوید
- الاربعون فی الحدیث
- اظہار الاسرار فی النحو
- تحفة المسترشدین فی بیان المذاهب فرق المسلمین

- روضات الجنات
- السيف الصارم فى عدم جواز وقف النقود والدراهم
- دامغة المبتداعين و كاشفه بطلان الملحدين فى الكلام
- امعان الانظارفى شرح المقصود فى الصرف
- الاربعون فى الحديث
- آداب البركوى
- رسالة فى تغنى و حرمته ووجوب استماع الخطبة
- تفسير سورة ابقرة
- صحاح عجمية
- محک المتصوفين

7 خلاصہ بحث:

علامہ برکلی کا اصل نام زین الدین محمد بن بیر علی تقی الدین الرومی البرکوی ہے۔ آپ ۹۲۹ھ بمطابق ۱۵۲۱ء ترکی موجودہ ترکیہ کے علاقے الیکسر کے قصبہ میں پیدا ہوئے۔ تقی الدین، محی الدین زین الدین، برکلی اور آفندی کے القاب سے مشہور ہوئے ۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ اور مدینہ الیکسر کے ایک مدرسہ سے قرآن مجید حفظ کیا۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے استنبول کے ایک مدرسے میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت محی الدین اخی زادہ اور شیخ عبد اللہ قرمانی جیسے جید علماء سے علم حاصل کیا۔ علامہ برکوی ترکی میں اس زمانہ میں فقہ حنفی کے بہترین علماء میں شمار ہوتے تھے۔

آپ کی تصنیفات کی تعداد ۳۷ ہے ان میں زیادہ تر کتب فقہ سے متعلق ہیں۔ حدیث، تجوید اور فقہ پر آپ کی تعلیقات بھی ہیں۔ آپ کی ایک شاندار کتاب الطریقۃ المحمدیہ ہے جس کی ۱۴ شروحات لکھی گئی۔ ماہ جمادی الاولی ۹۸۱ھ بمطابق ۱۵۷۳ عیسوی آپ اس دارِ فانی سے سفر آخرت کے لیے روانہ ہو گئے۔

حوالہ جات

[1] Philip k .Hitti" Syria: A Short History ",P :532

[2] برکلی، محمد بن بیر علی تقی الدین، الطریقۃ الاحمدیہ والسیرۃ الاحمدیہ، دمشق: دار القلم، 1432ھ، ص17

Barkalī, Muḥammad bin Bīr ʿAlī Taqī ad-Dīn, aṭ-Ṭarīqah al-Muḥammadīyah wa as-Sīrah al-Aḥmadīyah, Dimashq: Dār al-Qalam, 1432H, P 17.

[3] ایضاً: ص18

Ibid: P18

[4] نابلسی، عبدالغنی بن اسماعیل، الحدیقۃ الندیہ، استنبول،: مکتبہ الحقیقہ، 1372ھ، ج1، ص3

Nābulsī, ʿAbd al-Ghanī bin Ismāʿīl, al-Ḥadīqah an-Nadiyyah, Istānbūl: Maktabah al-Ḥaqīqah, 1372H, j. 1, ṣ. 3.

[5] برکلی، محمد بن بیر علی تقی الدین، الطریقۃ الامحمدیہ والسیرۃ الاحمدیہ، ص32

Barkalī, Muḥammad bin Bīr ʿAlī Taqī ad-Dīn, aṭ-Ṭarīqah al-Muḥammadīyah wa as-Sīrah al-Aḥmadīyah, ṣ. 32.

[6] ابن عابدین، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز، علامہ، منھا الواردین من بحار الفیض، مجموعہ رسائل ابن عابدین، دار السلام، ج1، ص2

Ibn ʿĀbidīn, Muḥammad Amīn bin ʿUmar bin ʿAbd al-ʿAzīz, ʿAllāmah, Minhah al-Wāridīn min Biḥār al-Fayḍ, Majmūʿah Rasāʾil Ibn ʿĀbidīn, Dār as-Salām, j. 1, ṣ. 2.

[7] زرکلی، خیر الدین، الاعلام، بیروت: دار لعلم للملایین، 1085ھ، ج6، ص61

Ziriklī, Khayr ad-Dīn, al-Aʿlām, Bayrūt: Dār al-ʿIlm lil-Malāyīn, 1085H, j. 6, ṣ. 61.

[8] کحالۃ، عمر رضا، معجم المولفین، دمشق: موسوعۃ الرسالۃ، 1372ھ، ص558

Kahālah, ʿUmar Riḍā, Muʿjam al-Muʾallifīn, Dimashq: Mawsūʿat ar-Risālah, 1372H, ṣ. 558.

[9] برکلی، محمد بن بیر علی تقی الدین، زیارۃ القبور الشرعیہ والشرکیہ، عمان: دار البشر، 1417ھ، ص7

Barkalī, Muḥammad bin Bīr ʿAlī Taqī ad-Dīn, Ziyārat al-Qubūr ash-Sharʿiyyah wa ash-Shirkiyyah, ʿAmmān: Dār al-Bashar, 1417H, ṣ. 7.

[10] برکلی، محمد بن بیر علی تقی الدین، رسالہ انقاذ الھالکین، فلسطین: 1423ھ، ص1

Barkalī, Muḥammad bin Bīr ʿAlī Taqī ad-Dīn, Risālah Inqādh al-Hālikiyn, Filasṭīn: 1423H, ṣ. 1.

[11] علامہ محمد امین ا، ابن عابدین، ذخر المتاھلین النساء فی تعریف الاطھارہ والدماء، شرح منھل الواردین من بحار الفیوض، فلسطین: 1423ھ، ص2

ʿAllāmah Muḥammad Amīn Ibn ʿĀbidīn, Dhukhru al-Mutāʾahhilīn an-Nisāʾ fī Taʿrīf al-Aṭhārah wa ad-Dimāʾ, Sharḥ Minḥah al-Wāridīn min Biḥār al-Fuyūḍ, Filasṭīn: 1423H, ṣ. 2.

[12] برکلی، محمد بن بیر علی تقی الدین، رسائل برکوی، بیروت: دار لکتب العلمیہ، 1971ء، ص3

Barkalī, Muḥammad bin Bīr ʿAlī Taqī ad-Dīn, Rasāʾil Barkawī, Bayrūt: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1971 CE, Ṣ. 3.

13 نابلسی، عبدالغنی بن اسماعیل، الحدیقۃ الندیہ، ج1، ص11

Nābulsī, ʿAbd al-Ghanī bin Ismāʿīl, al-Ḥadīqah an-Nadiyyah, j. 1, Ṣ. 11.

14 ایضاً: ج1، ص3

Ibid, vol1, P3

15 یونس:57

Yunus:57

16 برکلی، محمد بن بیر علی تقی الدین، الطریقۃ الاحمدیہ والسیرۃ الاحمدیہ ص58

Barkalī, Muḥammad bin Bīr ʿAlī Taqī ad-Dīn, aṭ-Ṭarīqah al-Muḥammadīyah wa as-Sīrah al-Aḥmadīyah, Ṣ. 58.

17 نابلسی، عبدالغنی بن اسماعیل، الحدیقۃ الندیہ، ج1، ص3

Nābulsī, ʿAbd al-Ghanī bin Ismāʿīl, al-Ḥadīqah an-Nadiyyah, j. 1, Ṣ. 3.

18 ایضاً: جلد2ص112

Ibid, vol 2, P 112